ماہنامہ محدث کا قانون وشریعت کنونشن نمبر

ملتِ اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلّہ

ماہنامہ **محدث** لاہور

جلد ۹ | ربیع الاول والآخر ۱۳۹۹ھ | عدد ۳، ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر ونظر

اسلام کا دستور صرف کتاب وسنت ہے فقہی اور وضعی نہیں

ہمارے بزرگ دوست ابو محمد سید بدیع الدین شاہ صاحب کتاب وسنت سے گہری عقیدت اور آزادانہ سوچ کے اعتبار سے ایک امتیازی حیثیت کے حامل ہیں۔ سعودی عرب کے طویل سفروں اور وہاں کے قیام نے شاہ صاحب موصوف کے توحیدی فکر کو مزید جلا بخشی ہے۔ الحمد للہ، کچھ عرصہ سے وہ سیاسی امور میں بھی خوب دلچسپی لے رہے ہیں اور اس سلسلہ میں چند ایک پریس کانفرنسوں سے بھی خطاب کر چکے ہیں۔ جن کا موضوع آئینِ شریعت، اسلامی سزائیں اور اسلامی نظام کے دیگر پہلو ہیں۔ زیرِ نظر پریس کانفرنس منعقدہ ۵ مارچ ۷۹ء بھی اس کی ایک کڑی ہے۔ جس پر تعلیقات ہماری طرف سے ہیں۔

چونکہ عرصہ سے علمائے دین مغرب کے سیاسی تسلط کی بنا پر مساجد ومدارس میں قلعہ بند ہونے پر مجبور تھے۔ اس لئے قانون وسیاست کے میدانوں میں ان کے افکار نے اجنبیت اختیار کر لی ہے جبکہ علمائے دین کی سوچ بھی اس جانب خاطر خواہ پیش رفت نہ کر سکی۔ نتیجتاً معاشرہ کیلئے مسجد کی مرکزیت ختم ہو گئی اور مغربی نظام کا کابوس ذہنوں پر چھا گیا۔ حالت یہ ہے کہ ایک طرف مغربی اصطلاحات نے اپنا جال تن رکھا ہے تو دوسری طرف اسلامی جزئیات کی افادیت کا جائزہ

حافظ عبدالرحمٰن مدنی نے مکتبہ جدید پریس، ۴۔ شارع فاطمہ جناح۔ لاہور سے باہتمام چوہدری رشید احمد چھپوا کر گارڈن ٹاؤن۔ لاہور سے شائع کیا۔ دفتر رابطہ۔ ۹۹ جے بلاک ماڈل ٹاؤن۔ لاہور فون نمبر ۸۵۲۸۹۷ زر سالانہ /۱۵ روپے فی پرچہ /۲ روپے

سامراجی نظاموں میں فٹ کرکے لیا جا رہا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ایسے حالات میں کبھی کبھی اسلام کی آزادانہ سوچ کی لکیریں بھی نظر آجاتی ہیں۔ اگرچہ ایسے مختصر بیانات غیر اسلامی ماحول میں خاصی وضاحتوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ تاہم قابل قدر ہیں۔ اللہ کرے یہ بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوں۔ آمین۔

شاہ صاحب محترم سے امید ہے کہ وہ اس میدان میں اسلامی اور سامراجی افکار کا تقابلی مطالعہ کرکے اس خلا کو پر کریں گے۔ آپ کی حافظ ابن حزمؒ سے خصوصی نسبت کا بھی یہ تقاضا ہے کیونکہ حافظ موصوف نے دین و دولت کے دونوں میدانوں میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔

(مدیر)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد

تعارف: جماعت اہل حدیث صحابہ کرام کے زمانہ سے چلی آ رہی ہے۔ یہ جماعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطاع، امام اور پیشوا مانتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے لائے ہوئے دستور قرآن و سنت کو ہی صرف حجت مانتی ہے۔ ائمہ دینؒ اور علمائے کرام کے اختلاف کے وقت ان ہی دو چیزوں یعنی قرآن و سنت کو حرف آخر جانتی ہے۔ —— حکومت وقت نے پاکستان میں اسلامی قوانین کا جو اعلان کیا ہے اس پر وہ صد ہا مبارکباد کی مستحق ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

حدود کا عملی نفاذ: ضرورت اس امر کی ہے کہ جن حدودؒ کا اعلان کیا گیا ہے ان کو جلد عملی[1] جامہ پہنایا جائے۔ تاکہ ملک میں امن و سلامتی کا دور دورہ ہو۔ اس طرح نہ صرف حکومت مخالفین اسلام کے پھیلائے ہوئے شبہات کو دور کر سکے گی بلکہ ان قوانین پر جلد عمل درآمد سے دوسرے ممالک اسلامیہ کے لئے راہ ہموار ہوگی

حدِّ زنا: کتب احادیث کی رو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم غیر شادی شدہ زانی کے لئے سو ۱۰۰ درے مارنا اور اس کے ساتھ ہی ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جانا ثابت ہے اسی پر خلفاء راشدین ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اپنے دور خلافت میں عمل کرتے رہے۔ اس لئے حکومت وقت کی جانب سے جو سزا مقرر کی گئی ہے وہ ناقص ہے اور نظر ثانی کی مستحق ہے۔

---

[1] اصطلاح شرع میں اسے ہی نفاذ حدود کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں "نفاذ" کے معنی میں عموماً وضع قانون کا تصور بھی داخل ہوتا ہے جو غیر شرعی تصور ہے۔ کیونکہ شرع میں حکم (وضع قانون) کا اختیار صرف احکم الحاکمین کو ہے قرآن میں ہے۔ ان الحکم الا للہ۔ اسلام میں فقہ کا مفہوم بھی فہم شریعت ہے جو اجتہاد سے حاصل ہوتا ہے۔ وضع قانون کا تصور لادینی ہے۔ شرعی اجتہاد میں یہ قطعاً داخل نہیں ہے۔

اسی طرح اعلان میں لواطت (لڑکوں سے برائی) کرنے کی سزا کا ذکر نہیں ہے حالانکہ یہ فعل بھی انتہائی بُرا اور غیر فطری ہے جس کی سزا سنت میں اس کو قتل کرنے کا حکم ہے لہذا اس کی سزا بھی ہونی چاہیئے۔

سرقہ : مسروقہ مال کا نصاب حدیث کے مطابق ہونا چاہیئے۔ احادیث کے مطابق دینار کی چوتھائی یا تین (۳) درہم کی مقدار کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے۔ بعض احادیث میں ایک رسی کی چوری پر بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے[1]۔ اور فقہ حنفیہ میں دس درہم تک بتلایا گیا ہے۔

زکوٰۃ : زکوٰۃ و عشر کے عملی نفاذ کی برکات سے غربت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دولت کی گردش بڑھے گی، صاحب ثروت لوگوں اور غریب و نادار اشخاص میں باہمی ہمدردی، خلوص و محبت فروغ پائے گی۔ بخل و کنجوسی کے خاتمہ کے ساتھ کمائی میں برکت اور مال میں روحانی پاکیزگی پیدا ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

ٹیکس : زکوٰۃ و عشر کے عملی نفاذ کے ساتھ ساتھ موجودہ ٹیکسوں میں تخفیف[2] بھی ضروری ہے تاکہ لوگ زکوٰۃ و عشر کو آسانی و فراخدلی سے ادا کر سکیں۔

سُود : سود کی لعنت کو ختم کرنے کا جو تہیہ حکومت نے کیا ہے لائق تحسین ہے مگر اس پر فوری طور پر پہل حکومت کی جانب سے اس طرح کرنی چاہیئے کہ مقروضین پر واجب الادا سود فوری طور پر حکومت معاف کرنے کا اعلان کرے۔ یہ وہی طریقہ ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا تھا۔ آپؐ نے سود کی لعنت کے خاتمہ کے اعلان کے ساتھ سب سے پہلے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے تمام سود کو ختم اور معاف فرمایا اور اسی ترغیب و حکم کی اتباع میں یکے بعد دیگرے صحابہ کرام نے اپنے اپنے سود چھوڑ دینے یا معاف کر دینے کا اعلان کیا۔ اس امر میں صدر مملکت اگر سنت کے مطابق اعلان فرمائیں تو با آسانی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تازہ مثال ہے کہ صدر مملکت نے زکوٰۃ "فنڈ" کا اعلان کیا ہے اور ساتھ ہی متمول حضرات نے بڑی بڑی رقوم جمع کروانا شروع کر دی ہیں۔ اسی طرح سود کے خاتمہ پر بھی ہوگا۔ ان شاء اللہ

شراب و منشیات : شراب اور دیگر منشیات کو ممنوع قرار دے کر صدر مملکت نے ایک اہم فرض کو پورا کیا ہے۔ اسکے

---

[1] دراصل کسی فقہی تعیین سے مختلف احوال میں اسلامی شریعت کی لچک مجروح ہوتی ہے۔ اگر کتاب و سنت کی آئینی اور قانونی حیثیت اصلی صورت میں بحال رہے تو احادیث سے مختلف نصابوں کے ثبوت کی صورت میں مختلف احوال پر ان کا علیحدہ علیحدہ اطلاق ہو گا۔ اسی طرح ائمہ فقہاء کا اختلاف بھی تبدیل شدہ حالات پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ نص کے خلاف نہ ہو۔ مغرب کے تصور تدوین قانون یا فقہی جمود و تقلید کو اپنانے سے الجھنیں بڑھ جائیں گی۔

[2] بلکہ ٹیکسوں کا مسئلہ مکس (TAX) کے جواز پر مبنی ہے۔ اسلامی نظام معیشت میں اسکی حرمت اور وعید زنا سے بھی شدید تر ہے۔ نیز جب زکوٰۃ و عشر کو اسلامی نظام معیشت و کفالت میں رکھ کر دیکھا جائے تو ٹیکس کی ضرورت ہی ختم ہو جاتی ہے۔ موجودہ ٹیکس کی بنیاد دین و دولت (مذہب و سیاست) کی تقسیم پر ہے۔ لہذا علمائے دین کو مرعوبیت کی بجائے اصل اسلام کی تفصیلات کو سامنے رکھنا چاہیئے۔

باوجود چند افراد حیلے بہانے پیش کرتے ہوئے کچھ وقت کے لئے نرمی برتنے کے نظریہ کی وکالت کر رہے ہیں حکومت کو ایسے افراد سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ حالانکہ اس اعلان سے منشیات کے عادی افراد کے خاندانوں کو افلاس سے نجات ملی ہے جس کے لئے حکومتِ وقت عوام کی دعاؤں کی مستحق ہے۔ علاوہ ازیں اسلام اس سلسلے میں کسی نرمی کی اجازت نہیں دیتا ــــ غیر مسلموں کیلئے بھی شراب کی اجازت معقول نہیں کیونکہ عیسائیوں کی موجودہ بائیبل اور آریہ سماج کی کتاب ستیھیارتھ پرکاش میں بھی شراب کی مذمت مذکور ہے

رشوت : رشوت کے خلاف سزاؤں کے اعلان کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ فوری طور پر اجرتوں یا کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی تنخواہوں کو اس قدر بڑھایا جائے کہ وہ اپنے لواحقین کی جائز ضروریات کو آسانی سے پورا کر سکیں تاکہ مجبوری کی شکایت کا ازالہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی رشوت کے مجرموں کو کم از کم دس سال کیلئے کسی بھی سرکاری ملازمت کے لئے نااہل قرار دیا جائے اور ایسے افراد کے تمام اثاثے ضبط کر کے بیت المال میں جمع کئے جائیں۔ دراصل رشوت ہی کے سبب عدل و انصاف کو ظلم و ستم میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ لہذا اس پر فوری توجہ اور مزید سخت سزاؤں کو عمل میں لایا جانا چاہیئے۔

اصلاح معاشرہ : اصلاح معاشرہ کے ضمن میں حکومتِ وقت سے تعاون کیلئے علماء وقت پر فرض ہے کہ زبان و قلم سے موجودہ برائیوں کے خلاف جہاد کریں۔ فروعی اختلافات کو بھلا کر اللہ کا خوف، آخرت کا تصور اور برائیوں کے نتائج سے عوام کو آگاہ کریں۔ برائیوں کی اساس اور بنیاد اللہ کے ساتھ شرک ہے۔ جب تک شرک کے دروازے بند نہیں کئے جاتے اصلاح معاشرہ کی امید رکھنا بے معنی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے حقیقی مفہوم کو اجاگر کرتے ہوئے آپ کے راستے پر عوام کو عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی جائے۔ جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنی تمام تر قوت شرک کے خلاف استعمال کی اور توحید کے درس سے فسق و فجور میں مبتلا درندہ صفت لوگوں کی کایا پلٹی اور اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ ہر شئے سے بے خوف ایک مثالی جماعت کا قیام عمل میں لائے اسی سلطان عبدالعزیز بن سعودؒ نے شرک کا خاتمہ کرتے ہوئے توحید کا جھنڈا بلند کیا۔ جس کے سبب تمام برائیاں خود بخود ختم ہونا شروع ہو گئیں۔ امن و امان قائم ہوا اور شرعی حدود کے نفاذ کی راہ آسان تر ہوتی چلی گئی۔ اگر ہم بھی یہی طریقہ اختیار کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ معاشرہ کی اصلاح جلد نہ ہو سکے ــــ جماعت اہلحدیث سندھ صدر محترم سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ شرک کا سد باب اور توحید کی بالادستی قائم کی جائے۔

پردہ : اسی طرح عورتوں کا بے پردگی اور بناؤ سنگھار کے ساتھ بازاروں میں نکلنا اور درگاہوں و مزارات پر جمع ہونا معاشرہ کی اصلاح میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ لہذا بے پردگی جو برائیوں اور فحاشی کا دروازہ ہے اس کا فوری تدارک کیا جائے۔ اصلاح معاشرہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ تعلیم اسلام کی طرف پوری توجہ دی جائے۔

تعلیم : نصابِ تعلیم میں ترمیم کر کے قرآن و حدیث کو اولین مقام دیا جائے۔ ساتھ ہی عربی زبان کو بھی لازمی قرار دیا جائے

تاکہ لوگ قرآن و سنت کو بخوبی سمجھ سکیں اور اپنی اصلاح آپ کرنے کے قابل ہو جائیں ـــــ سابقہ دور کے مضر اثرات اور غلط رجحان کو زائل کرنے کے لئے اعلیٰ افسران اور دیگر گورنمنٹ ملازمین کے لیے اسلامی تعلیمات پر مشتمل ایک مختصر نصاب تیار کیا جائے اور گورنمنٹ ملازمین کی ترقی کا دارومدار اس نصاب کے امتحان کی کامیابی سے مشروط ہو۔

محکمہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیلئے خاص محکمہ قائم کیا جائے جس کا مرکزی وصوبائی سطح پر نیز ڈویژن، ضلع اور تحصیل وار نظام ہو۔ تبلیغ اور دعوت دین کے ادارے ان کے تحت ہوں۔

اتحاد کی اساس: حالیہ تحریک میں عوام کو نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جمع کیا گیا تھا اور یہی وہ نعرہ تھا اور ہے جس پر امت مسلمہ کا اتفاق ہو سکتا تھا اور ہے۔ اسی نعرہ یعنی متفقہ بنیاد قرآن اور سنت محمدؐ کے عملی نفاذ کیلئے مسلمانان پاکستان نے قربانیاں دیں۔ لہٰذا موجودہ سیاستدانوں اور علماء وقت سے ہم پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس متفق علیہ دستور قرآن و سنت کے نفاذ میں اپنے فقہی اختلافات سے تاخیر یا تعطل پیدا نہ کریں یہ وقت فقہ کی بحث چلا کر نظام اسلام کے عملی نفاذ کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کا ہر گز نہیں، اہل فقہ حضرات کو نہ تو قرآن پر اختلاف ہے اور نہ ہی سنت محمدیہ پر اور ہر ایک یکساں طور پر یقین رکھنے کا متقاضی ہے۔ ہر ایک جس پر متفق ہے وہ قرآن و سنت ہی ہے اسی کو قانونی حیثیت حاصل ہو سکتی ہے۔

انتخابات: انتخابات کے مطالبہ کو جمعیت اہلحدیث سندھ مکمل نظام اسلامی کے نفاذ اور عمل درآمد سے قبل صحیح نہیں سمجھتی بلکہ ضروری ہے کہ پہلے اسلام کو مکمل اور عملی طور پر نافذ کیا جائے اور جب معاشرہ اسلامی بن جائے اس کے بعد تمام مکاتب فکر کے علماء کی ایک کمیٹی تشکیل دیکر اسلام کی روشنی میں انتخابات کرائے جائیں۔ اس سے قبل انتخابات سے اچھے نتائج کی امید نہیں کی جا سکتی۔ [1]

اپیل: جمعیت اہلحدیث سندھ صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ جلد از جلد مکمل اسلامی احکامات کو پوری قوت سے نافذ کیا جائے اور ان پر عمل کیا جائے اور اس کے بعد انتخابات اسلام کی روشنی میں کرائے جائیں۔

---

[1] بہت معقول تجویز ہے۔ اسلام کی مکمل کارفرمائی کے بغیر مغربی جمہوری انتخابات ہی ہو سکتے ہیں جو الحاد اور بے راہ روی کو فروغ دیں گے۔ اسلامی چناؤ اسی صورت ممکن ہے کہ سامراجی طریقوں کے بالمقابل رسول اللہ کی نیابت (خلافت علیٰ منہاج النبوۃ) کے صحیح اصولوں پر الیکشن یا سلیکشن ہو۔ اسلام کی اپنی بنیادیں ہیں وہ جمہوریت یا اشتراکیت کے طریقوں سے قائم رہتا ہے نہ اپنے ڈھانچہ میں انہیں بحالہ قبول کر سکتا ہے۔

اقامت صلوٰۃ : اقامت نماز کیلئے محض اعلان، اپیل یا ترغیب ہی کافی نہیں بلکہ اس کو قانونی شکل دی جائے اور عمداً ترک صلوٰۃ پر سزا مقرر کی جائے۔ اسلامی روایات کے مطابق نماز کے اوقات میں صدر محترم خود امامت کا فرض انجام دیں اور اسی طرح صوبائی گورنر و دیگر افسران کو امامت کے فرائض کی ادائیگی کا پابند کریں۔

آخر میں صدر محترم ضیاء الحق کو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری جماعت اہلحدیث سندھ اسلامی قوانین کے نفاذ اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے آپ سے تعاون کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔ ان شاء اللہ۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے عملی نفاذ میں ہم سب کو متحد و متفق رکھے اور خلوص میں اضافہ فرماتے ہوئے ہماری مدد فرمائے۔ آمین۔

لہ جس کی صحیح صورت یہ ہے کہ شریعت کی عملداری کی شکل میں عبادات اور معاملات کے جملہ احکام اللہ تعالیٰ کے نافذ کردہ سمجھ کر اپنائے جائیں۔ حکومت کا کام صرف حدود اللہ کی حفاظت ہے۔ اس لئے وہ سزا دے گی۔ اسلام میں ریاست کا کام نافذ کرنا نہیں۔ نافذ تو اللہ کرتا ہے۔ مسلمان نماز، نکاح، وراثت وغیرہ کو حکومت کے بغیر بھی انجام دیتا ہے۔ حکومت کا کام ہے عمل کرانا اور خود بھی عمل پیرا ہونا۔

"آمدِ بہار"

اسرار احمد سہاوری

کیا آمدِ بہار ہے غم خوار کچھ نہ پوچھ
گلشن میں ہیں بہار کے آثار کچھ نہ پوچھ

کس اوج پر ہے طالعِ بیدار کچھ نہ پوچھ
مشرق ہے آج مطلعِ انوار کچھ نہ پوچھ

اجیالئے دیں نویدِ بہاراں ہے ان دنوں
داماںِ گلفروش ہے ہر خار کچھ نہ پوچھ

تاریکیٔ ضمیر مقدر تھی قوم کا
ہر دل ہے مصدرِ انوار کچھ نہ پوچھ

اسلام اپنے دل کی مرادوں کی تھی بہار
اب آمدِ بہار کے آثار کچھ نہ پوچھ

یادِ خدا ہے ہر دل میں روشن ان دنوں
تسبیح خواں ہے ہر در و دیوار کچھ نہ پوچھ

ہے ان دنوں تلاشِ تقدس کی ہر طرف
خیرِ محض کی گرمیٔ بازار کچھ نہ پوچھ

تاریکیوں کو مغربی تہذیب کی شکست
مشرق نے دی ہے کس طرح اسرار کچھ نہ پوچھ